OPEN ACCESS: http://theislamicculture.com

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi

الثقافة الإسلامية
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

قومی سلامتی کے امور میں میڈیا کے کردار کا تحقیقی جائزہ

(Research Study on Media's role regarding national security affairs)

***Muhammad Zahir Noor ul Basher**
Research Coordinator
Institute Usman Bin Affan Karachi

****Dr. Asad Ullah**
Assistant professor Department of Quraan wa Sunnah, Faculty of Islamic Studies, Federal Urdu
University of Arts, Science and Technology, Karachi

محمد زاہر نور البشر
ریسرچ کوآرڈینیٹر (معاون محقق) انسٹی ٹیوٹ عثمان بن عفان کراچی

ڈاکٹر اسد اللہ
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ قرآن و سنہ، کلیہ معارف اسلامیہ، وفاقی اردو
یونیورسٹی برائے فنون، سائنس و ٹیکنالوجی، کراچی

Abstract:

The discussion on media's national concept & formation is newer than the world, there are many of things to be pointed, discussed and solved, and Media in Pakistan yet might not have resolved its ideological confusions, too many questions being Raised that what kind of role media must have on national interest? What should be the boundaries, jurisdiction and the red lines for media when country faces any confrontation? Media's role as forth pillar of state also needed to get defined.

This research study 'Media's national concept & formation' bases on this factual debate, it describes the concept of national media in any kind of society, then it elaborates how media is functional in Pakistan relevant to sensitive national circumstances and discusses the priorities of media towards national biases.

At the end, there are some conclusive recommendations given in the light of whole research process, showing that how the media functionally approaches to national causes and interests, it's having the alternative media policy which may give better solution.

Keywords: Media, Ideological, Confusion, national, Security, Censorship, expression, fifth generation's warfare.

اسلامی ریاست میں قومی ذرائع ابلاغ کا تصور

ذرائع ابلاغ کو معاشرے کا آئینہ کہا جاتا ہے اور غیر جانبداریت کو ذرائع ابلاغ کی بنیادی صفت سمجھا جاتا ہے، صحافت کے بنیادی اصولوں کے مطابق خبر کو اپنے خیالات، نظریات اور تصورات سے ماوراء رکھ کر پیش کیا جانا چاہیے، مگر دنیا میں حالات کے تغیرات نے ان اصولوں کے معیار کو دھندلا کر رکھ دیا ہے، بدلتی دنیا کے ساتھ جیسے دیگر معاملات کے رخ بدلتے گئے، وہیں ذرائع ابلاغ کی ذمہ داریوں اور تقاضوں نے بھی ایک الگ انداز میں اپنا کردار ادا کرنا شروع کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ترقی یافتہ مغربی ممالک کے صحافتی اداروں کو بھی خاص جہتوں پر اپنے ملکی مفادات کی نگہبانی کرتے دیکھا گیا، انہوں نے اپنے ملکی دفاعی معاملات پر اپنا کردار خوب نبھایا، تاریخ میں جھانکیں تو پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں ہر زمانے میں مختلف نظریات کے فروغ میں صحافتی ادارے کوشاں رہے، مغربی دنیا میں میڈیا سرمایہ دارانہ نظام کے ہاتھوں یرغمال رہا، چین اور روس جیسے ممالک میں میڈیا کی آزادی اور اس کا کردار قومی ترجیحات اور ملکی معیارات سے وابستہ ہے، جب کہ دوسری جانب یہ بھی دیکھا گیا کہ ترقی پذیر ممالک یا تیسری دنیا میں صحافتی اداروں نے بنیادی انسانی حقوق کی بہتری، جمہوریت اور جمہوری روایات و اقدار کے فروغ کیلئے اپنا حصہ بھرپور طریقے پر ڈالا۔

کسی بھی جمہوری ریاست میں ذرائع ابلاغ کا کردار ڈھکا چھپا نہیں ہوتا، میڈیا کو ریاست کا چوتھا ستون سمجھا جاتا ہے، اس کی بنیادی وجہ ہی یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ پر کچھ ایسے فرائض عائد ہوتے ہیں، جن کی بناء پر ان کو ریاست کے چوتھے ستون کا کردار ادا کرنا ہوتا ہے، میڈیا قوموں کی زندگی میں ان کی تعمیر و ترقی کا مظہر اور امن و سلامتی کے پھیلانے میں مددگار ہوتا ہے، میڈیا وطن کا محافظ اور تعمیر و تخریب کا قومی ہتھیار ہوتا ہے۔[1]

آزاد صحافت کے بارے میں کہا جاتا ہے وہ کسی بھی ملک میں ہو، قومی مفادات کی نگران ہوتی ہے، مغربی نکتہ نظر کے مطابق صحافت جمہوری معاشرے میں قومی مفادات کے تحفظ کیلئے فعال کردار ادا کرتی ہے، چونکہ یہ ملک کو کمزور کرنے والے عناصر کی نشاندہی کرتی ہے، اس لیے ذرائع ابلاغ کو قومی تحفظ کا نگہبان تصور کیا جاتا ہے۔[2]

اس میں دورائے ہر گز نہیں کہ اکیسویں صدی کے آغاز ہی سے امریکا میں ہونے والے نائن الیون کے حادثے نے پوری دنیا کو اپنی اپنی پالیسیوں، حکمت عملی اور ذمہ داریوں سے متعلق غور کرنے پر مجبور کیا، بلاشبہ اس حادثے نے پوری دنیا کے حالات کو بدترین طریقے سے متاثر کیا، دنیا میں قومی میڈیا کے کردار پر جامع اور مضبوط بحث نائن الیون کے واقعے کے بعد شروع ہوئی، مغربی دنیا کے صحافتی اداروں نے اس پر لکھنا اور بولنا شروع کیا کہ اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو اپنے ملک کے دفاع میں بھرپور طریقے سے کردار ادا کرنا چاہیے۔[(3)]

صحافی اور دانشور محمود شام "کیا مملکت سے بھی غیر جانبدار ہوا جاسکتا ہے؟" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ آزادی صحافت کے علمبردار امریکا اور برطانیہ کے اخبار نویس بھی اپنی گفتگو اور اپنی تحریروں میں اپنی حکومتوں کی خارجہ پالیسیز کا دفاع کرتے ہیں، ان کی کبھی یہ کوشش نہیں ہوتی کہ وہ یہ ظاہر کریں کہ ان کا ان پالیسیوں سے کوئی تعلق نہیں یا وہ ان کے حق میں نہیں ہیں، بلکہ یہ صحافی ان پالیسیز کی حمایت میں دلائل دیتے ہیں۔[(4)]

دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جہاں میڈیا ہو اور بے لگام ہو، میڈیا کا کام لوگوں کو خبر دینا اور رائے عامہ ہموار کرنا ہوتا ہے، ملکی معاملات پر تنقید کرنا ان کا حق ہے لیکن ایک صحافی قومی مفادات سے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتا، اظہار رائے میں بھی ایک حد ہوتی ہے، ہر ریاست کے الگ معاملات ہوتے ہیں، صحافی جس ملک کا شہری ہو، اس کے کچھ تقاضے اور حدود مقرر ہیں۔[(5)]

یہ ایک گمراہ کن تصور ہے کہ صحافی کو متعصب نہیں ہونا چاہیے، ایک صحافی کو اپنے ملک کیلئے متعصب ہونا چاہیے، قومی مفاد کے تحفظ کیلئے جانبدار ہونا چاہیے اور ملک کو نقصان پہنچانے والوں کیخلاف بھی متعصب ہونا چاہیے۔[(6)]

چونکہ میڈیا کا تعلق سوسائٹی سے ہے، سوسائٹی کی ضروریات اور مفادات پورے کرنا اس کی ذمہ داری ہے، سوسائٹی سے یہاں مراد قوم ہے، ایسے میں قوم و ملک کے تحفظ میں معاونت میڈیا کے فرائض میں آتا ہے، اسی طرح میڈیا کی آزادی کے نام پر قومی مفادات کو زک پہنچانا غیر پیشہ ورانہ اپروچ ہے۔[(7)]

ذرائع ابلاغ کو معاشرے میں قومی یکجہتی کے تصورات پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے، ہر تصور اس وقت تک محدود رہتا ہے جب تک ذرائع ابلاغ کا وسیع دائرہ اسے اپنے اندر شامل نہ کرلے، ان تصورات کو اس انداز سے پیش کیا جانا چاہیے کہ وہ عام آدمی کی سوچ اور اس کے احساس کا حصہ بن جائیں۔[(8)]

قومی یکجہتی کا دفاع محض قومی بقاء اور سلامتی کا مسئلہ ہی نہیں ہے بلکہ یہ قومی ذرائع ابلاغ کے اپنے وجود اور بقاء کا مسئلہ ہے، قومی مسائل کے حل کیلئے جو تجزیئے ہمارے ہاں عموماً سامنے آتے ہیں، وہ ہمارے قومی مفادات کو کمزور اور خارجی اثرات کو مضبوط بناتے ہیں، اس سے ہمارا قومی یکجہتی کا احساس کمزور ہوتا ہے، اس سے قومی اہداف، قومی نقطہ ءنظر، قومی فکر، قومی مقاصد اور قومی اہداف پر زد پڑتی ہے، آزادیء اظہار کو قومی مفادات پر کبھی بالادستی حاصل نہیں ہوتی۔(9)

امریکا میں جرائم اور اس جیسی منفی خبروں کو مقامی میڈیا میں نشر کیا جاتا ہے مگر مین اسٹریم میڈیا میں یہ خبریں نہیں چھاپی جاتیں، برطانیہ میں بھی مقامی میڈیا منفی خبریں دکھاتا ہے مگر عالمی سطح پر ان خبروں کو سنسر کیا جاتا ہے، جن سے ملکی ساکھ داؤ پر لگ جائے یا شناخت متاثر ہو، اس کی بنیادی وجہ ملکی وقار کا تحفظ ہے، وہ نہیں چاہتے کہ ایسی خبروں سے دنیا کے سامنے ان کی ملکی ساکھ متاثر ہو۔(10)

اگرچہ ملکی دفاع اور قومی سلامتی میڈیا کی ذمے داری نہیں مگر میڈیا کو ملک کے وقار اور ملکی سالمیت کے معاملے پر حب الوطنی کا ترجمان ہونا چاہیے، اس بات کا خدشہ ہمیشہ رہتا ہے کہ میڈیا کے غیر محتاط رویے سے حساس دفاعی معاملات اور قومی سلامتی کے امور خطرات سے دوچار ہوتے ہیں، میڈیا اگر ذمے داری سے اپنے فرائض انجام دے تو ایسے خدشات رفع ہو جاتے ہیں، چین، روس، امریکا اور بھارت کا پورا میڈیا اپنے قومی سلامتی کے امور پر یکساں موقف رکھتا ہے۔(11)

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں قومی میڈیا:

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ "قومی کردار" جیسی کسی اصطلاح سے واقف نہیں۔(12)

قارئین اور ناظرین کی دلچسپی اور مفاد کا خیال رکھنا میڈیا کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ہے، مگر حساس قومی امور پر میڈیا کو آزاد اور غیر جانبدار ہونے کے بجائے ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اسلامی جمہوریہ پاکستان کی تاریخ میں ہمارے ذرائع ابلاغ نے قومی سلامتی کے معاملے کو عمومی طور پر سنجیدگی سے نہیں لیا، دفاعی امور کی بات کی جائے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی نگہبانی کی ذمہ داری میڈیا کی ہے، ہر ملک کا میڈیا عالمی سطح پر اپنی ملکی پالیسیز کے دفاع کا پابند ہے۔(13)

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ذرائع ابلاغ کماحقہ ملکی سلامتی کے امور میں اپنا وہ مثبت اور کلیدی کردار ادا نہیں کر رہے جو انہیں ملک و قوم اور عوامی مفاد عامہ اور ملکی سلامتی کے امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے کرنا چاہئے، ایک اسلامی مملکت میں ذرائع ابلاغ اور میڈیا سے بجا طور پر یہ امید کی جانی چاہیئے کہ وہ ملک و قوم کے مفاد اور مملکت کی بقاء و سالمیت کے تحفظ اور اسے یقینی بنانے کے لئے ذرائع ابلاغ کے مثبت اور تعمیری کردار کے حوالے سے اپنا ذمہ دارانا کردار بھرپور طریقے سے ادا کرے۔(14)

اس معاملے میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے میڈیا کا موازنہ انڈیا سے کرنا مناسب نہیں ہوگا، کیونکہ یہاں میڈیا حکومتوں کو چیلنج کرتا آیا ہے جبکہ انڈیا کے میڈیا کی اکثریت میں حب الوطنی کے جذبات شاید زیادہ ہیں۔[15]

اگر پاکستان اور بھارت کے ذرائع ابلاغ کے طرز عمل کا مشاہدہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ بھارت کا میڈیا پاکستان کیخلاف یک زبان ہوتا ہے، بھارتی میڈیا سے وابسطہ افراد اسی پالیسی کو لیکر آگے جاتے ہیں جو بھارت سرکار کا مؤقف ہوتا ہے، ایسا بھی نہیں کہ یہ حکومتی ایجنڈے کو ٹوہ کررہے ہوتے ہیں بلکہ یہ ان کا اپنا راہ عمل ہوتا ہے۔ جب بھی میڈیا کی قومی ذمہ داری کی بات آتی ہے تو اس کا کردار بھی جانچا جاتا ہے کہ وہ کس قسم کا کردار نبھارہا ہے، اس سلسلے میں یہ سوال بڑا اہم ہے کہ اس وقت بھارت میں علیحدگی پسندی کی تیس سے زائد تحریکیں چل رہی ہیں، مگر بھارتی میڈیا ان کا کوئی تذکرہ نہیں کرتا، نہ ہی ان علیحدگی پسند رہنماؤں کے انٹرویوز کیے جاتے ہیں، اس کے برعکس پاکستان میں علیحدگی کی کوئی تحریک نہیں چل رہی مگر ایک نام نہاد لیڈر سے انٹرویو کر کے ایسے شبہات کو جنم دیا جاتا ہے، حالانکہ یہ شوشے صرف چند پمفلٹوں تک محدود تھے، یہ میڈیا کی ذمہ داری کا ایک بڑا سوال ہے۔[16]

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مغربی دنیا کے طرز عمل کے برعکس ہمارے ذرائع ابلاغ کا کوئی قابل عمل موثر قومی ایجنڈا سرے سے موجود ہی نہیں ہے اور اس قومی ایجنڈے کا ہماری تہذیب سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے، ہمارے قومی ذرائع ابلاغ کا جو ایجنڈا ہے، اس میں پورے طور پر کوئی گنجائش نظر نہیں آتی کہ وہ قوم کے اندر امید پیدا کرے، اس کو قومی تاریخ سے مربوط کرے، پاکستان کے بہتر مستقبل کے لیے ایک امید پیدا کرے اور بتائے کہ مسائل کیا ہیں؟، مشکلات کیا ہیں؟، لیکن ان مشکلات و مسائل سے نکلنے کی بھی کوئی صورت ہوسکتی ہے، کرپشن اور دوسری سماجی برائیوں کے خاتمے کے لیے راہ ہموار کرنا بھی میڈیا کے قومی ایجنڈے کا لازمی حصہ ہے جس کے حصول میں میڈیا کلیدی کردار ادا کرسکتا ہے۔[17]

دنیا بھر میں ٹی وی چینلز اپنی قومی سلامتی کو پیش نظر رکھتے ہیں، اس وقت پوری دنیا پاکستان کو خطرناک ملک قرار دے رہی ہے، میڈیا کی کوشش ہونی چاہیے کہ اس الزام کو عملی طور پر غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جائے۔[18]

پاکستان بے شمار اندرونی اور بیرونی خطرات سے نبرد آزما ہے، اس کے علاوہ پاکستان میں مختلف اقوام آباد ہیں، ایسے میں میڈیا کا کردار ان مختلف اقوام کو قریب لانا ہونا چاہیے، جہاں ملک اقتصادی لحاظ سے کمزور ہوگا، وہاں میڈیا کو معاشی شعور بھی بیدار کرنا چاہیے، جذبات کو ہوا دینے اور اختلافات سے کھیلنے کے بجائے استحکام کا راستہ دکھانا چاہیے۔[19]

قومی ایجنڈے کے حوالے سے ایک اور بڑا مسئلہ بنیادی معاملات کو متنازع بنانے اور طے شدہ امور میں کنفیوژن پیدا کرنے کی منظم کوششوں کی صورت میں ہمیں درپیش ہے، طے شدہ معاملات میں کنفیوژن پیدا کرنے کی ان کوششوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے

ذرائع ابلاغ کو مسکت اور مدلل جوابات کے ذریعے ان کا سدباب کرنا چاہیے کیونکہ طے شدہ معاملات کو متنازع بنائے رکھنا قوم کو قومی ایجنڈے اور اہداف کے حوالے سے پریشان خیالی میں مبتلا رکھنے کے مترادف ہے جبکہ یکسوئی اور یکجہتی کے بغیر کوئی تعمیری کام نہیں ہو سکتا، اس کے علاوہ آئین کی حکمرانی، قانون کی بالادستی، سیاسی جماعتوں میں حقیقی جمہوریت کی ترویج، موروثی قیادت کا خاتمہ اور قومی اتحاد و یکجہتی کا فروغ ہمارے قومی ایجنڈے کے بنیادی نکات ہونے چاہئیں۔[20]

قومی سلامتی کے امور انتہائی حساس ہوتے ہیں، ہر ملک کی دفاعی پالیسی میں کچھ سرخ لکیریں ہوتی ہیں، ان لکیروں کو پار کرنے کی اجازت دنیا میں کہیں کسی کو نہیں ہوتی، میڈیا کو سرخ لکیروں کا خیال رکھتے ہوئے تنقید کرنی چاہیے، قومی سلامتی کے معاملات پر ضرور بحث ہونی چاہیے، لیکن یہ ذہن میں رہنا چاہیے کہ یہ ہماری حدود سے باہر تو نہیں؟ ہمارے ملکی سالمیت کیلئے خطرہ تو نہیں بن رہا؟ کسی معاملے پر نیویارک کے مین ہٹن میں آزادی ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ پاکستان میں بھی اس معاملے پر اتنی ہی آزادی ہو، یہاں کی صورتحال امریکا کے حالات کے برعکس ہو سکتی ہے، اپنے ملکی حالات کے پس منظر میں صحافی وقت کے تقاضوں کا پابند ہوتا ہے، صحافی کیلئے ملک کے مفادات مقدم ہونے چاہئیں۔[21]

مغربی ممالک میں اپنے قومی مفاد کا تحفظ کیا جاتا ہے جبکہ بدقسمتی سے ہمارے یہاں ایسے معاملات میں اعتراضات کیے جاتے ہیں۔[22]

اس معاملے پر پاکستانی میڈیا سے وابستہ سینئر افراد کی سنجیدگی کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے، 2011ء میں سلالہ کے مقام پر امریکا کے پاکستانی چیک پوسٹوں پر حملے کے بعد قوم بڑی مضطرب تھی، پورے ملک میں کنفیوژن سی پیدا ہو گئی تھی، عسکری حکام نے اس معاملے پر بریفنگ کیلئے اینکرز کو بلایا تو اس دوران چند ہی لمحوں بعد اینکرز کے سوالات اور اعتراضات نے ماحول کو پراگندہ کر دیا، جن کو ملکی دفاع کی پالیسی سمجھانی تھی اور جن کے ذریعے قوم کو بتانا تھا، وہی لوگ آپس میں الجھ گئے اور بریفنگ نہ ہو سکی، یہاں یہ واضح ہونا چاہیے کہ حساس قومی معاملات میڈیا پر ڈسکس نہیں ہوتے بلکہ تھنک ٹینکس میں کھل کر اس پر بات کی جاتی ہے۔[23]

اسی طرح میڈیا کا کسی بھی موضوع سے متعلق قومی اور عالمی سطح پر ایک ہی مؤقف کے دو انداز ہو سکتے ہیں، قومی سطح پر ہم ایک بات کو غلط کہتے ہیں تو مقصد خود احتسابی ہوتا ہے، بین الاقوامی تناظر میں، ممکن ہے کہ ہم اسے درست قرار دیں۔ یہ تضاد نہیں ہوگا بلکہ contextualization ہے، مثلاً ایک پاکستانی صحافی ایٹمی پروگرام کی ناگزیریت کے حوالے سے بین الاقوامی فورم پر یہ کہہ سکتا ہے کہ جنوبی ایشیا کی سیاست کے پسِ منظر میں بھارت کے ایٹمی قوت بننے کے بعد پاکستان کے لیے ناگزیر ہو گیا تھا کہ وہ بھی اس محاذ پر پیش قدمی کرے۔[24]

قومی میڈیا کا خدوخال کیا ہونا چاہیے، اس بارے میں سینئر صحافی احفاظ الرحمان لکھتے ہیں: کہ میڈیا کو جمہوری اقدار اور انصاف پروری کی روایات کے فروغ کا وسیلہ بننا چاہیے، ہر قسم کے سیاسی، مذہبی، سماجی، ثقافتی، نسلی، علاقائی اور صنفی تعصبات کا پردہ چاک کرنا چاہیے، ذرائع ابلاغ کو ملکی اور عالمی جنگ بازوں کیخلاف آزادی کی تحریکوں کا ساتھ دینا چاہیے۔[25]

قومی میڈیا کی تشکیل، ذمہ داری اور تقاضے:

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں حالات وواقعات کا جائزہ لینے کے بعد یہ پتہ چلتا ہے کہ یہاں میڈیا مربوط طریقے سے اپنا قومی کردار نبھانے سے قاصر رہا یا پھر ہمارے ہاں ذرائع ابلاغ کو کوئی واضح سمت ہی نہیں ملی، ایک اسلامی مملکت میں ذرائع ابلاغ کا قومی زندگی میں کردار کیا اور کیسا ہونا چاہیے، اس کیلئے اہم نکتہ یہ ہے کہ پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی کے بنیادی قوانین کے مطابق کوئی بھی نیوز چینل نظریہ پاکستان، پاکستان کی سالمیت اور قومی یکجہتی کے خلاف مواد نشر کرنے کا مجاز نہیں۔[26]

اگر کوئی چیز ملکی مفاد میں نہ ہو تو وہ ملک کیلئے خطرے کا باعث ہوتی ہے، ان امور کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ کوئی بھی ایسا اقدام نہ ہو جس سے ملک، کے وقار اس کی سالمیت کو نقصان پہنچے، ہمارے ہاں بعض اوقات ذرائع ابلاغ اظہار رائے کی حد سے گزر جاتے ہیں اور ایسا اقدام ملک کیلئے سیکیورٹی رسک بن جاتا ہے، صحافی کو چاہیے سب سے پہلے اپنے آپ کو پاکستانی شہری سمجھے۔[27]

بجا طور پر ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت میڈیا کی ذمہ داری ضرور ہے تو ایسی کوئی خبر یا رپورٹ یا جو قومی نظریات کو نقصان پہنچائے، میڈیا کو اسے مشتہر نہیں کرنا چاہیے، اس کی ایک مثال ممبئی حملوں میں جیو نیوز کی اجمل قصاب کے پاکستانی شہری ہونے کی رپورٹ ہے، جس سے پاکستان عالمی سطح پر ایک کمزور پوزیشن پر آ گیا تھا۔[28]

اظہار رائے اور میڈیا کی آزادی کی ضمانت دیتے ہوئے جمہوری ممالک کے آئین اتنی گنجائش رکھتے ہیں کہ اس سے عوامی، قومی اور سیکورٹی کے مفادات کے تحفظ کی گنجائش ہر حال میں موجود ہو، پاکستان کا آئین جس پر تمام پارلیمانی قوتوں اور قوم کا اتفاق ہے، میڈیا کی آزادی اور قومی سلامتی کی ضروریات کو متصادم قرار نہیں دیتا بلکہ دونوں کو یقینی بناتا ہے۔[29]

آزادی اظہار کو ہمارے آئین میں بنیادی حق تسلیم کیا گیا لیکن آرٹیکل 19 میں اس کی حدود و قیود بھی بیان کر دی گئی ہیں، اظہار رائے اس بات سے مشروط ہے کہ اس سے اسلام کی عظمت، پاکستان یا اسکے کسی حصے کی سلامتی، سیکیورٹی اور دفاع، خود مختار ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات، ملک کا امن و امان، اخلاقیات، عدلیہ کا احترام مجروح نہ ہو اور اس سے مجرمانہ سرگرمیوں کی ترغیب نہ ملے۔[30]

سینئر صحافی احفاظ الرحمان لکھتے ہیں: کہ واقعات کی رپورٹنگ میں جانبداری کا رنگ نہیں جھلکنا چاہیے مگر ظلم و جبر، ناانصافی، آمریت، غلامی، لوٹ مار اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں میڈیا کو بہر صورت کردار ادا کرنا چاہیے، میڈیا کو مظلوموں، محکوموں، ناداروں اور مجبوروں کی آرزوؤں کا ترجمان ہونا چاہیے، ورنہ میڈیا کا کردار محض نقل نویسی تک محدود ہوگا۔(31)

اگر میڈیا ریاست کے چوتھے ستون کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں نبھانا چاہتا ہے، شفاف حکمرانی اور باشعور جمہوریت کو فروغ دینے کیلئے پر عزم ہے تو پھر میڈیا ہاؤسز کو چاہیے کہ وہ مانیٹرنگ اور جوابدہی کا ایسا طریق کار وضع کریں جس سے غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ کی حوصلہ شکنی ہو، حدود سے متجاوز ہوتی ہوئی کمرشل ازم غیر صحت مندانہ رجحان کی نشاندہی کرتی ہے، اس لیے یہ ختم ہونی چاہیے، اب وقت ہے کہ ہم اپنی آزادی اور وقار کے تحفظ کے نقطہ نظر سے اپنے قومی مفادات کی اندرونی طاقت کا ادراک کریں، مسلح افواج کو ذاتی سوچ سے بالا رکھیں اور حکومت بھی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کی آزادی کے سلسلے میں ترجیحی بنیاد پر سرخ خطوط کا تعین کرے۔(32)

اخبارات کے مدیران کی تنظیم "کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز" کے ضابطہ اخلاق کے مطابق اخبارات ملکی سلامتی، قومی یکجہتی اور نظریے پر زد پڑنے والی کوئی خبر، تصویر یا اشتہار شائع نہیں کیا جا سکتا، اس کے علاوہ اخبارات دفاعی افواج اور سول آمرڈ فورسز کی وفاداری اور اطاعت پر زد پڑنے والی چیز ناقابل اشاعت ہے۔(33)

جیو نیوز کو پاکستان کا سب سے بڑا میڈیا گروپ سمجھا جاتا ہے، اس ادارے نے جولائی 2012 میں "بہتر میڈیا، بہتر پاکستان" کے سلوگن کے ساتھ ضابطہ اخلاق کا ایک جامع مسودہ ترتیب دیا، اس مسودہ کو ملک بھر میں ہر شعبہ زندگی کے افراد نے سراہا، پنجاب اسمبلی میں اس کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے قرارداد بھی منظور کی گئی تھی۔(34)

اس ضابطہ اخلاق کے مطابق جیو ٹیلی ویژن کوئی ایسا مواد نشر نہیں کرے گا جس سے پاکستان کی ریاست، اس کی خود مختاری اور سالمیت کو خطرے میں ڈالنے کا سبب بنے، اسی طرح پاکستان کی خود مختاری کو لاحق خطرات کو کم کرنے کے ارادے سے کی جانے والی بحث کو قومی خدمت سمجھتے ہوئے حوصلہ افزائی کی جائے گی، پاکستان کی مسلح افواج کے خلاف الزامات پر مبنی مواد بھی نشر نہیں کیا جا سکتا، جیو نیوز فوج کی کامیابیوں کی خوشیاں منائے گا، جیو اصول کی ملکی دفاع کے معاملے پر پالیسی ہے کہ ملکی دفاعی اثاثوں اور صلاحیتوں کے امیج اور سیکیورٹی کو نقصان پہنچانے والا مواد نشر نہیں کیا جائے گا۔(35)

پاکستان میں ذرائع ابلاغ کو قومی سلامتی اور یکجہتی کو اپنا مسئلہ بنا کر جہاد کرنا ہو گا، اس کیلئے غیر سرکاری سطح پر ایک قومی ابلاغی حکمت عملی وضع کی جانی چاہیے، اس کیلئے ایک غیر سرکاری کمیشن بھی تشکیل دیا جاسکتا ہے، تمام تر عملی دشواریوں کے باوجود ایک قومی ابلاغی پالیسی کا مرتب ہونا ضروری ہے، تاکہ قومی ترقی میں اپنے کردار کی ادائیگی کیلئے متعین جہت مل سکے۔[36]

قومی ذرائع ابلاغ کو چاہیے کہ وہ کسی بھی صورت میں ملکی سالمیت، خودمختاری، ملکی استحکام اور دفاعی تقاضوں کے منافی کوئی بات شائع یا کسی اور صورت میں پیش نہیں کی جائے، مختلف طبقات میں منافرت یا تعصب پیدا کرنے والے مواد کی اشاعت سے بھی گریز کیا جائے، ریاست اور عوام کی ان سرگرمیوں کو نمایاں کیا جائے گا جن کا مقصد عوام میں اتحاد پیدا کرنا اور ملک کی سالمیت کو مستحکم کرنا ہو۔ قومی یکجہتی خلاء میں پروان نہیں چڑھتی، ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ یکجہتی کو نقصان پہنچانے والے عوامل کا سراغ لگا کر ان کا تدارک کیا جائے، قومی و مذہبی یکجہتی کو فروغ دینے والے عوامل تلاش کر کے ان کو نمایاں کیا جائے۔[37]

تجاویز و سفارشات:

قومی ذرائع ابلاغ کی درست خطوط پر تشکیل کیلئے سرکاری اور غیر سرکاری فورمز کے اشتراک کے ساتھ متفقہ قومی میڈیا پالیسی بنی چاہیے، میڈیا کیلئے قومی سلامتی کے معاملات پر واضح لائن کھینچی جانی چاہیے کہ اسکرین پر بیٹھ کر گفتگو کرنے کی حدود کیا ہیں اور کن امور کو عوامی سطح پر موضوع سخن بنایا نہیں جاسکتا۔

میڈیا سے اہم قومی اداروں کے ساتھ مربوط اور مضبوط تعلق ناگزیر ہے، میڈیا کو حساس امور اور ان سے متعلق پیش رفت یا اندورنی معاملات سے ممکنہ حد تک آگاہ رکھا جائے، پوری دنیا کے میڈیا کا اپنے ممالک کی دفاعی پالیسی اور قومی سلامتی کے امور پر یکساں مؤقف رکھتا ہے۔ یہ کوئی اتفاق کی بات نہیں بلکہ مربوط مراسم اور بریفنگ کا نتیجہ ہوتا ہے۔

صحافی بالخصوص کالم نگار اور اینکرز کیلئے پاکستانی تہذیب و تمدن، قومی یکجہتی کے مسائل اور تقاضوں سے خاصی واقفیت اور ذہنی و نظریاتی تربیت لازمی قرار دی جائے، اس سے ابلاغی اداروں کو بہترین دماغ، اعلیٰ تہذیبی اقدار کے حامل قابل اور حقیقی معنوں میں پیشہ وراور مخلص افراد ملیں گے، جن کا یقیناً قومی تشخص اجاگر کرنے، قومی وقار کا تحفظ کرنے اور ملکی سلامتی کی پالیسیز کے بھرپور دفاع میں اہم کردار ہو گا۔

حوالہ جات

([1]) ندوی، سلیم الرحمان، برصغیر میں صحافت کی ابتداء وارتقاء، اسلامک ریسرچ سینٹر، کراچی، 2013

([2]) سعید، زاہر، ابلاغ عامہ کے قدیم وجدید نظریات، مکتبہ دانیال، لاہور، 2013

([3]) شمس الدین، انٹرویو، 21 مئی 2018 کراچی

([4]) شام، محمود، مملکت اے مملکت، ویلکم بک پورٹ، کراچی، 2007

([5]) چوہدری، عظیم، پروگرام پینتالیس منٹ، پی ٹی وی نیوز، 29 اپریل 2018

([6]) مبشر لقمان، مذاکراہ: قومی سلامتی اور میڈیا کا کردار، منہاج یونیورسٹی لاہور، 15 مئی 2018

([7]) منصوری، مجاہد، کالم، روزنامہ جنگ، 20 نومبر 2016ء

([8]) جالبی، جمیل، صحافت اور تشدد، جامعہ کراچی، 1990ء

([9]) مرتضیٰ، متین، صحافت اور تشدد، جامعہ کراچی، 1990

([10]) قریشی، احمد، پروگرام پینتالیس منٹ، پی ٹی وی نیوز، 6 مئی 2018

([11]) زیدی، مبشر علی، انٹرویو، 6 جون 2018

([12]) ندیم، خورشید، انٹرویو، 5 جون 2018

([13]) شمس الدین، انٹرویو، 21 مئی 2018 کراچی

([14]) خٹک، جبار، قومی سلامتی اور میڈیا کا ایجنڈا، فرائیڈے اسپیشل، 15 دسمبر 2017

([15]) ہاشمی، فراز، بی بی سی، 14 اکتوبر 2016

([16]) شام، محمود، مملکت اے مملکت، ویلکم بک پورٹ، کراچی، 2007

([17]) فاروقی، شاہنواز، قومی سلامتی اور میڈیا کا ایجنڈا، فرائیڈے اسپیشل، 15 دسمبر 2017

([18]) شام، محمود، میڈیا منظر، پاکستان اسٹڈی سینٹر، جامعہ کراچی، 2012

([19]) شام، محمود، میڈیا منظر، پاکستان اسٹڈی سینٹر، جامعہ کراچی، 2012

([20]) اصمعی، ثروت جمال، قومی سلامتی اور میڈیا کا ایجنڈا، فرائیڈے اسپیشل، 15 دسمبر 2017

([21]) ظفر اقبال، پروگرام پینتالیس منٹ، پی ٹی وی نیوز، 29 اپریل 2018

([22]) یاسین زئی، معصوم، پروگرام پینتالیس منٹ، پی ٹی وی نیوز، 29 اپریل 2018

([23]) قریشی، احمد، پروگرام پینتالیس منٹ، پی ٹی وی نیوز، 6 مئی 2018

([24]) ندیم، خورشید، انٹرویو، 5 جون 2018

([25]) احفاظ الرحمان، سب سے بڑی جنگ، کتاب پبلشر، 2015

(26) آرڈیننس، پیمرا، حکومت پاکستان، 2002

(27) ظفر اقبال، پروگرام پینتالیس منٹ، پی ٹی وی نیوز، 29اپریل2018

(28) ممتاز، قدسیہ، انٹرویو، 4جون2018

(29) منصوری، مجاہد، کالم، روزنامہ جنگ، 20نومبر 2016

(30) شمشاد احمد،، روزنامہ دنیا، یکم مئی2014

(31) احفاظ الرحمان،، سب سے بڑی جنگ، رکتاب پبلشر، 2015

(32) شمشاد احمد، روزنامہ دنیا، یکم مئی2014

(33) اخلاق، ضابطہ، کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز

(34) اصول، جیو، جیو نیوز نیٹ ورک، 2012

(35) اصول، جیو، جیو نیوز نیٹ ورک، 2012

(36) مرتضیٰ، متین، صحافت اور تشدد، جامعہ کراچی، 1990

(37) سعید، زابر، بلاگ، جیو ڈاٹ ٹی وی، 2017

Bibliography

1. Nadvi, Saleem Urrehman, Barre Sagheer main sahafat ki Ibtida w irtiqa, Islamic research center, Karaci, 2013
2. Saeed, Zabir, Iblagh e Amma ky qadeem w jadeed Nazariyat, Maktaba Daniyal, Lahore, 2013
3. Addin, Shams, Interview, 21 may 2018, karachi
4. Sham, Mehmood, Mumlakat aay mumlakat, welcome book port, Karachi, 2007
5. Chauhdry, Azeem, Program 45 minutes, PTV news, 29 april 2018
6. Luqman, Mubashir, Seminar: Qomi Salamti aur media ka kirdar, Minhaj university Lahore, 15 may 2018
7. Mansoori, Mujahid, Article on Daily Jang, 20 November 2016
8. Jalibi, Jameel, Sahafat aur tashaddud, Jamia Karachi, 1990
9. Murtaza, Mateen, Sahafat aur tashaddud, Jamia Karachi, 1990
10. Qureshi, Ahmed, Program 45 minutes, PTV news, 6 may 2018
11. Zaidi, Mubashir Ali, Interview, 6 June 2018
12. Nadeem, Khursheed, Interview, 5 June 2018
13. Addin, Shams, Interview, 21 may 2018, karachi
14. Khattak, Jabbar, Qomi Salamti aur media ka agenda, Friday Special, 15 December 2017
15. Hashmi, faraz, BBC, 14 October 2016
16. Sham, Mehmood, Mumlakat aay mumlakat, welcome book port, Karachi, 2007
17. Farooqi, Shahnawaz, Qomi Salamti aur media ka agenda, Friday Special, 15 December 2017
18. Sham, Mehmood, Media Manzar, Pakistan study center, Jamia karachi, 2012
19. Sham, Mehmood, Media Manzar, Pakistan study center, Jamia karachi, 2012
20. Asma'ee, Sarwat Jamal, Qomi Salamti aur media ka agenda, Friday Special, 15 December 2017
21. Iqbal, Zafar, Program 45 minutes, PTV news, 29 april 2018

22. Zai, Masoom Yaseen, Program 45 minutes, PTV news, 29 april 2018
23. Qureshi, Ahmed, Program 45 minutes, PTV news, 6 may 2018
24. Nadeem, Khursheed, Interview, 5 June 2018
25. Al Rehman, Ahfaz, sab se barri jang, riktab publisher Karachi, 2015
26. Ordinance, PEMRA, Govt of Pakistan, 2002
27. Iqbal, Zafar, Program 45 minutes, PTV news, 29 april 2018
28. Mumtaz, Qudsia, Interview, 4 June 2018
29. Mansoori, Mujahid, Article on Daily Jang, 20 November 2016
30. Ahmed, Shamshad, Daily Dunya, 1st may 2014
31. Al Rehman, Ahfaz, sab se barri jang, riktab publisher Karachi, 2015
32. Ahmed, Shamshad, Daily Dunya, 1st may 2014
33. Manifesto, Council of Pakistan Newspapers editors
34. Usool, Geo, Geo News Network, 2012
35. Usool, Geo, Geo News Network, 2012
36. Murtaza, Mateen, Sahafat aur tashaddud, Jamia Karachi, 1990
37. Saeed, Zabir, Blog, Geo.tv, 2017